بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۳۱﴾ مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا ؕ كُلُّ حِزْبٍۭ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ﴿۳۲﴾

ترجمہ: اور نہ ہو جانا تم مشرکوں میں سے یعنی ان لوگوں میں سے جنہوں نے پھوٹ ڈال دی اپنے دین میں اور بٹ گئے فرقوں میں۔ ہر فرقہ اس (طریقے) پر جو ان کے پاس ہے مگن ہے۔

خطبہ

جمعۃ المبارک

”۱۵ مارچ ۲۰۱۳ بمطابق ۳ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۴ ھجری“

عنوان

مسلمانوں کی موجودہ صورت حال اور اس کا حل

زیر اہتمام: شعبہ دینی امور جوہری ٹرسٹ (جامع مسجد الرحمٰن، نئی آبادی اٹاری سروبہ، لاہور)

نوٹ: ہم وضاحت کے ساتھ یہ بات آپ کے علم میں لانا چاہتے ہیں کہ الحمدللہ ہمارا کسی فرقہ، کسی مسلک، کسی سیاسی گروہ یا جماعت سے کوئی تعلق نہیں ہے ہمارا عزم ہے کہ ہم نے اپنے معاشرے سے انتشار اور افتراق (صوبائیت، لسانیت اور فرقہ واریت) کو ختم کرنا ہے اور بہترین معاشرہ بنانا ہے اس کے لیے ہم نے ایک انسانی کوشش شروع کی ہے اور ہر انسانی کوشش میں غلطیوں کا امکان رہتا ہے لہٰذہ ہماری تحریر میں جو کچھ صحیح نظر آئے نورِ قرآنی ہے اور جہاں کہیں غلطی نظر آئے وہ ہماری کوتاہی ہے۔ اس ادنیٰ سی کوشش کو آپ تک پہنچانے کے لیے خطبات کا سلسلہ ایک کڑی ہے ہم امید رکھتے ہیں کہ آپ ہماری اس کاوش کو سراہیں گے اور آپ کو ہم اپنے شانہ بشانہ پائیں گے۔ اللہ پاک ہمیں استقامت دے اور معاشرتی بہتری کے لیے زیادہ سے زیادہ کردار ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

زیر نگرانی: محترم جاوید اختر جوہری صاحب

صدر جوہری ٹرسٹ و جامع مسجد الرحمٰن

اب آپ خطبہ جمعۃ المبارک انٹرنیٹ پر بھی دیکھ سکتے ہیں:

www.johritrust.org

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا عَلَیۡكُمۡ اَنۡفُسَكُمۡ ۚ لَا یَضُرُّكُمۡ مَّنۡ ضَلَّ اِذَا اهۡتَدَیۡتُمۡ ؕ اِلَی اللّٰهِ مَرۡجِعُكُمۡ جَمِیۡعًا فَیُنَبِّئُكُمۡ بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ﴿۱۰۵﴾

(المائدہ: ۱۰۵)

ترجمہ:

ایمان والو! تم اپنی فکر کرو۔ اگر تم صحیح راستے پر ہو گے تو جو لوگ گمراہ ہیں وہ تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ اللہ ہی کی طرف تم سب کو لوٹ کر جانا ہے۔ اس وقت وہ تمہیں بتائے گا کہ تم کیا عمل کرتے رہے ہو۔

اس وقت کا اہم سوال:

''ان حالات میں ہمیں کیا کرنا چاہیئے'' یہ ایک ایسا سوال ہے جو ہم سب کے دلوں میں پیدا ہوتا ہے۔ اور شاید کوئی مسلمان ایسا ہو جو ان حالات سے رنجیدہ، پریشان، متفکر اور مشوش نہ ہو۔ اور یہ ایمان کی علامت ہے کہ آدمی امت مسلمہ کے حالات سے فکر مند ہو۔ اور اسکے دل میں مسلم امۃ کی اصلاح کا جذبہ پیدا ہو یوں تو اس کے علاج کے لئے بہت سی باتیں ہو سکتی ہیں۔

لیکن اللہ ربّ العزت کی بارگاہِ عالیہ میں دعا گو ہوں کہ ایسی بات ہو جو ہمارے لئے کار آمد اور مفید ہو۔ اور جس پر ہم فوری طور پر عمل کر سکیں۔ بہت سے منصوبے ایسے ہوتے ہیں کہ منصوبے کی حد تک تو انہیں بہت خوبصورت کر کے پیش کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اس پر عمل کا جب مسئلہ آتا ہے تو بہت سی رکاوٹیں اور مشکلات حائل ہوتی ہیں ۔ آپ کے سامنے جو آیت پڑھی گئی۔

قرآن مجید سے اس اہم مسئلے کا حل:

قرآن مجید میں اللہ ربّ العزت کا ارشاد ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا عَلَیۡكُمۡ اَنۡفُسَكُمۡ لَا یَضُرُّكُمۡ مَّنۡ ضَلَّ اِذَا اهۡتَدَیۡتُمۡ اِلَی اللّٰهِ مَرۡجِعُكُمۡ فَیُنَبِّئُكُمۡ بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ۔

یہ ایک عظیم ہدایت ہے۔ یوں تو قرآن کریم ہر جملہ ہر لفظ ایک عظیم ہدایت اور روشنی ہے۔ لیکن جس قسم کے حالات سے ہم گزر رہے ہیں۔ اس میں یہ ایک بہت عظیم الشان روشنی کا مینار ہے۔ اس لئے کہ جب فساد عام جاتا ہے، فتنہ پھیل جاتا ہے، تو عام طور سے ہم لوگوں کا یہ مشغلہ بن جاتا ہے۔ کہ جب چار آدمی بیٹھیں گے تو موجودہ حالات کی خرابی کا، لوگوں کی گمراہی، لوگوں کے غلط راستے پر جانے کا، فسق و فجور کا، عصیان کا، کفر والحاد کا، کرپشن کا، رشوت کا، چوری ڈاکے کا، اغوا برائے تاوان کا تذکرہ اس طرح بیٹھ کے کرتے ہیں۔ کہ بھئی فلاں جگہ یہ ہو گیا، فلاں جگہ یہ ہو گیا، فلاں جگہ یہ ہو گیا اور بس اس سے محفلیں گرم ہوتی ہیں۔ مجلسوں کا موضوع بنتا ہے اور پھر بات وہیں پر ختم ہو جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں آیت میں اس پہلو کی طرف متوجہ کیا ہے کہ جب فساد پھیل جائے حالات خراب ہو جائیں۔ تمہارے قابو میں اس کی اصلاح نہ رہے اس صورت میں پہلا قدم تمہارا یہ ہونا چاہیے، کہ ''علیکم انفسکم'' اپنا جائزہ لو اپنی فکر کرو، اپنی فکر میں مبتلا ہو جاؤ کہ میرے اندر کیا خرابی ہے۔ لیکن ہوتا کیا ہے؟ جب اس قسم کے حالات ہوتے ہیں ہم دوسروں پر تنقید کرتے ہیں۔ دوسروں کی برائیاں بیان کرتے ہیں۔ دوسروں کے غلط حالات کا ذکر کرتے ہیں۔ ایسا کرنے سے مایوسی کے سوا اور کچھ نہیں ملتا۔ اس کی بجائے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ دوسروں کا معاملہ تو ہمارے ساتھ ہے وہ جو کچھ کریں گے ان کا صلہ وہ دنیا و آخرت میں پائیں گے۔

لیکن ہر شخص کو یہ جاننا ضروری ہے کہ میرے اندر کیا عیب ہے؟ میرے اندر کیا خرابی ہے۔۔۔۔۔۔؟ اور اگر ہر انسان اپنے ذاتی عیب اور نقصان کی طرف متوجہ ہو اور اس کی اصلاح کی فکر کرلے تو کم از کم ایک چراغ جل جائے گا اور اللہ کی سنت یہ ہے کہ چراغ سے چراغ جلاتے ہیں۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ دوسروں سے اصلاح کا آغاز ہونا چاہیے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں۔ ''علیکم انفسکم لا یضرّکم من ضلّ اذا اھتدیتم'' ''کہ اگر تم سیدھے راستے پر آ گئے تو جو گمراہی کے

راستے پر جارہے ہیں وہ تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے'' ''الی اللہ مرجعکم ''سب میرے پاس لوٹ کے آؤ گے۔''فینبئکم بما کنتم تعملون''------ -------

آپ ﷺ کا ارشاد مبارک:

اس آیت کی تفسیر میں مفسّرین نے ایک حدیث نقل کی ہے۔کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔اذا رأیت شحّاً مطاعا و ھویٰ متّبعا ودنیا مئوثرۃ واعجاب کل ذی رأی برأیه فعلیك بخاصّة نفسك۔

اس احدیث میں چار علامتیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمائیں۔''اذا رأیت شحّاً مطاعا'' کہ جب حرص کے جذبے کی پیروی کی جارہی ہو۔
''وھویٰ متّبعا''اورخواہشات نفس کی پیروی ہورہی ہو۔''ودنیا مئوثرۃ''اوردنیا کو آخرت پر ترجیح دی جارہی ہو۔''واعجاب کل ذی رأی برأیه''اور ہرشخص اپنی رائے پر گھمنڈ میں مبتلا ہو۔یعنی دوسروں کی سننے کے لئے تیار نہیں۔بس میں جو سمجھا ہوں وہ درست ہے۔دوسرے سب غلط ہیں۔اور کوئی متوجہ بھی کرنا چاہے تو سننے کے لئے تیار نہیں۔

تواس وقت کیا کرو-------------------؟جب یہ چار علامتیں پائی جائیں تو کیا کرو----------؟''فعلیك بخاصّة نفسك'' تواس صورت میں اپنی اصلاح میں لگ جاؤ۔اور عام لوگوں کے اندر جو گمراہی پھیل رہی ہے جو خرابیاں پیدا ہورہی ہیں ان کو چھوڑ دو۔

چاروں کی چاروں باتیں اور چاروں علامات آج ہمارے سامنے ہیں تو ایسے حالات میں اپنے آپ کی اصلاح کرو۔یہ بظاہر مایوسی اور خودغرضی کی بات معلوم ہوتی ہے۔لیکن حقیقت یہ ہے کہ اگراس کو صحیح سمجھا جائے اور نقطہ آغاز قرار دیا جائے تو پھر یہ اصلاح کا راستہ ہموار کرنے کے لئے بہترین دستورالعمل ہے۔کہ ہرانسان اپنے او پر غور کرے اور اپنی اصلاح کی کوشش کرے تو اس کے نتیجے میں کیا ہوگا کہ جب آدمی اپنی اصلاح کرے گا یعنی جھوٹ بولتا ہے اب جھوٹ بولنا چھوڑ دے گا۔دوسروں کی غیبت کرتا ہے۔اب غیبت کرنا ترک کردے گا۔پہلے فرائض میں غفلت برتتا تھا اب غفلت کو چھوڑ دے گا۔اوراللہ کی یاد میں مستغرق ہوجائے گا،اللہ تعالیٰ کا ذکر شروع کردے گا۔اور دین کے جتنے بھی شعبے ہیں عقائد،عبادات،معاملات،معاشرت،اخلاقیات ان پانچوں شعبوں کے اندر جہاں جہاں میرے اندر کوتاہی پائی جاتی ہے اس کو میں خود درست کرنے کی کوشش شروع کردوں-------تو کیا ہوگا--------------؟

کہ چراغ جلے گا،ایک نمونہ پیدا ہوجائے گا اور ایک نمونہ پیدا ہوا تو اللہ تعالیٰ کی یہ سنت ہے کہ ایک چراغ سے دوسرا اور دوسرے سے تیسرا اور تیسرے سے چوتھا اور پھر اس طرح معاشرے کی اصلاح ہوتی چلی جائے گی۔

لیکن جب میں خود اپنی ذاتی زندگی کے اندر فرائض سے غافل ہوں،اللہ کی یاد سے غافل ہوں،اپنے خالق کی طرف میرا رجوع نہیں،میں خود جھوٹ بولتا ہوں،غیبت کرتا ہوں اور اللہ کے احکام سے بےفکر ہوں،معاملات میرے خراب ہیں،اخلاق میرے اچھے نہیں ہیں،میں خود سب کچھ غلط کررہا ہوں---------------
---اس صورتِ حال میں،میں لوگوں کی اصلاح کا علم لے کر کھڑا ہوجاؤں اور لوگوں کو کہوں کہ تم درست ہوجاؤ۔تو اس کے اندر نہ تو دعوت کا صحیح فائدہ حاصل ہوتا ہے اور نہ دین کی تبلیغ کا فائدہ حاصل ہوتا ہے۔''علیکم انفسکم'' کا جو پیغام ہے۔وہ اصلاح ذات کے لئے تو ہے ہی لیکن اصلاح ذات کو اصلاحِ مخلوق کا ذریعہ بنانے کا بھی بہترین اور انتہائی بنیادی نسخہ ہے۔جو اللہ تبارک وتعالیٰ نے تجویز فرمایا ہے۔

ہم کیا کرسکتے ہیں---------؟پہلا کام یہ کریں کہ اپنی صبح سے شام تک کی زندگی کا جائزہ لیں اور دیکھیں کہ کہاں ہم سے غلطیاں ہورہی ہیں اور کہاں ہمارے اندر عیوب ہیں،کہاں ہمارے اندر خرابیاں ہیں ان کی اصلاح کی فکر کریں۔اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کریں اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق مضبوط بنائیں۔پھر دیکھیں کہ ایک وجود سے کیسے خوشبو پھیلتی ہے۔

بس ہم اس پرفتن دور جہاں وہ سب کچھ ہورہا ہے جو آپ ﷺ نے فرمایا۔حرص کے جذبے کی اطاعت بھی ہورہی ہے،خواہشات نفس کی پیروی بھی ہورہی ہے، بلکہ ہماری زندگی تو خواہشات کے تابع گزر رہی ہے،ہم میں سے ہر ایک نے اپنی استطاعت سے بھی بڑھ کر خواہشات نفس کے جال بُنے ہوئے ہیں جس میں وہ خود ہی

آے دن پھنسا جا رہا ہے، زندگی بہت محدود ہونے کے باوجود بھی ہماری خواہشات کا سمندر لامحدود ہے یہ یقین بھی رکھتے ہیں کہ زندگی ختم ہونے والی ہے لیکن ہمارے اندر خواہشات کا ایسا سیلاب ہے کہ اس جیسی دس زندگیاں بھی کم پڑ جائیں۔اور تیسری بات۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔دنیا کو آخرت پر ترجیح دی جارہی ہے ،آخرت کو تو ہم بھول گئے ہیں کہ ہم نے ایک سخت دن کا سامنا کرنا ہے جہاں صرف دنیا کی کمائی ہوئی حسنات کی کرنسی چلنی ہے اس کے علاوہ اور کچھ کام نہیں آنا۔اور چوتھی بات۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہر آدمی اپنی رائے پر گھمنڈ میں مبتلا ہے، کسی کی سننے کے لئے ایک منٹ کے لئے تیار نہیں۔ہر ایک اپنی بات سنانے کا حق تو سمجھتا ہے لیکن بات سننے کے لئے تیار نہیں ہے۔باہمی گفتگو سے مسائل کا حل کوئی چاہتا نہیں یا پھر، انا جیسی رکاوٹیں حائل ہو جاتی ہیں جو بندے کو کسی کی سننے پر آمدہ نہیں ہونے دیتی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تو یہ سب کچھ ہو رہا ہے اس ماحول میں ہم نے قرآن کی آغوش میں آنا ہے اور اللہ رب العزت کے اس فرمان کی طرف خود کو لانا ہے۔"علیکم انفسکم" اپنی اصلاح میں پڑ جاؤ۔

اللہ رب العزت ہم سب کو اپنی رحمت کی طرف متوجہ فرمادے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آمین

ہم نے اس ماحول سے ناامید نہیں ہونا اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے پُرامید رہنا ہے۔یہ دور تو آتے ہیں اور جاتے ہیں۔یہ جو گمراہیاں پھیلی ہوئیں ہیں، بدعملیاں پھیلی ہوئی ہیں، ظلمتیں اور اندھیرے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔سب کچھ ہے۔لیکن اللہ کی سنت یہ ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ظلمتوں کا جو بول بالا ہے

کوئی سورج نکلنے والا ہے

یہ ظلمتیں ہمیں پیغام دیتی ہیں کہ جب رات آتی ہے تو رات قائم نہیں رہتی اس کے بعد صبح صادق طلوع ہوتی ہے۔اس بعد سورج بھی نکلتا ہے، اس کے بعد روشنی بھی پھیلتی ہے، پھر ظلمتوں اور اندھیروں کا نام ونشان تک مٹ جاتا ہے۔

اب اس میں ہماری بھی سعادت ہے کہ اس صبح کا اجالا لانے میں ہمارا بھی حصہ ہو جائے۔ہم بھی اس جہالت وتاریکی ختم کرنے میں شریک ہو جائیں۔اور وہ حصہ اس طرح پڑے گا کہ ہم پہلے اپنے آپ سے شروع کر دیں۔

ہمیں خوشی ہے کہ ہم چراغِ آخر شب ہیں

ہمارے بعد اندھیرا نہیں اجالا ہے،

اس عزم کے ساتھ کہ میں خود اس روشنی کو لانے کے لئے اپنی محنت صرف کروں گا تاکہ میں خود اپنی زندگی میں اس مسلم باغ پر پھر سے بہار دیکھوں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آؤ ہم ایک ہو جائیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آؤ اپنے پچھلے سبق کو تازہ کریں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آؤ کہ وقت بہت بیت گیا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

آؤ کہ بہت ظلم بہت سہہ لئے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔آؤ کہ خزاں نے ڈیرے ڈال لئے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

کیسے افسوس کی اور قلق کی بات ہے کہ آج ہم ایک ایک ملک میں کئی کئی گروہ ہیں لیکن حضرت محمد ﷺ کی زندگی اور آپ ﷺ کے پیغام سے بے تعلق ہونے کی وجہ سے کوڑے کرکٹ سے بھی زیادہ بے قیمت ہیں ہمارا وجود آج ہمیں کوئی نفع پہنچا رہا ہے اور نہ دنیا کو اس سے کوئی نفع پہنچ رہا ہے، قیامت کے دن ہم اللہ تعالیٰ کو کیا جواب دیں گے۔۔؟اور اس کے برحق نبی جس کا نام لیتے ہیں، ان کی امانت کو اس طرح برباد کرنے اور ان کی تعلیمات وہدایت کے خلاف اس طرح زندگی گزارنے کے بعد ہم آپ ﷺ کو کیا منہ دکھائیں گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟اپنا احتساب کرو اور اس سوال کا جواب خود سے لو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔تم کو پتا

چل جائے گا کہ ہم کہاں جا رہے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟

آخر میں اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ اللہ ہم پر اپنا کرم فرما دے اور اللہ تعالیٰ پوری امت مسلمہ کی حفاظت فرمائے، ہمیں کفار کے غلبے اور تسلط سے محفوظ فرمائے اور اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی پناہ میں لے لے۔ آمین

ھٰذا ما عندی و علم عند اللہ عزّ و جلّ

دُعائیں

اے رب العرش العظیم ہماری آنکھوں کی روشنی کو قرآنی الفاظ سے تیز فرمادے

اے رب العرش العظیم ہمارے کانوں میں اپنے دین کی مٹھاس بھر دے

اے رب العرش العظیم ہماری زبانوں کو اپنے نور کی مٹھاس سے بھر دے

اے رب العرش العظیم ہمارے دلوں کو اپنے نور سے منور کر دے

اے رب العرش العظیم اس دن سے بچا جس دن صور پھونکا جائے گا

اے رب العرش العظیم اس دن سے بچا جس دن حساب کتاب کے بعد اعمال نامہ بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا

اے رب العرش العظیم اس دن سے بچا جس دن چہرے سیاہ کر دیے جائے گے

اے رب العرش العظیم ہماری مدد فرما

اے رب العرش العظیم ہمیں سیدھا راستہ دیکھا

فانصر علی القوم الکافرین

فانصر علی القوم الظالمین

فانصر علی القوم المشرکین

کیا آپ نے کبھی سوچا ہے؟

جب ہم صحیح مسلمان تھے کسی گروہ یا فرقہ میں تقسیم نہ تھے تب قرطبہ پر مسلمان حکمران تھے خلافتِ عثمانیہ بھی مسلمانوں کی پہچان تھی تعلیمی درس گاہیں بھی مسلمانوں کی تھی سائنسداں بھی مسلمان تھے دنیا میں ہر نئی چیز مسلمان متعارف کرواتے تھے جب سے ہم نے صوبائیت، لسانیت کو اپنایا اور فرقہ بندی کو اپنی پہچان بنایا تب سے ہم ہر شعبہ میں زوال کا شکار ہیں۔ پستی اور ذلت مسلمانوں کا مقدر بنتی جا رہی ہے۔ آیئے ہم پھر سے صحیح مسلمان بن جائیں اپنی پہچان بطور مسلمان کروائیں تا کہ اللہ کی رحمتوں کا نزول ہو گم شدہ میراث واپس مل جائے اور عظمت رفتہ بحال ہو جائے اور پھر شان سے زندگی گزارنے لگ جائیں جیسے مدینہ منورہ کی پہلی اسلامی ریاست میں صحابہؓ شان سے زندگی گزارتے تھے۔

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ ہم سب کو قرآن کی تعلیمات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ